

ناول: دشت آرزو..... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

## ناول: دشت آرزو

رائیٹر: عظمیٰ مجاہد

کتاب نگری اسپیشل

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔



قسط نمبر 10

آیت کی آنکھ کھلی تو خود کو گھٹن زدہ ماحول میں پایا تھا۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

"کوئی ہے یہاں پلیز نکالو مجھے یہاں میرا دم گھٹ رہا ہے۔"

وہ تڑپتا ہوا چہرہ لیے روئے جاری تھی اچانک سے ہی روشنی ہوئی تھی۔

اسکی آنکھیں اتنی روشنی کی تاب نہ لاتے چند ہی لمحوں میں سی تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھیں اندھیرے سے روشنی کی طرف مانوس ہوئیں تو وہ دیکھنے کے قابل ہوئی تھی۔

وہاں اسکے علاوہ بھی کئی ایک لڑکیاں تھیں جو نیم برہنہ زخمی وجود سے کھنڈر جیسے خون آلود وجود اور تازہ خون کی مہک نکتھوں سے نگرار ہی تھی آیت کو ابکاکی کے ساتھ ساتھ پورے جسم میں جھر جھری سی ہوئی تھی۔

نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑی لڑکیاں جنکا حال ایسا تھا جیسے انہیں نوچا گیا ہو۔

"جانتی ہو میں اپنے سر کے ساتھ ایک بہت بڑی ڈیل سائن کرنے جا رہا ہوں عورتوں کی سپلائی کی سوچ رہا ہوں اگر ایک انکی بیٹی بھی اس میں شامل ہو جائے تو مزہ آجائے۔"



شعور کے پردے پہ ابراز شامی کی آواز سرسرائی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ یقین نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اس نے اپنا کہاں کر دیکھا تھا۔

دروازہ کھلا تھا اور لڑکیوں کے ڈھیر پہ ایک اور نیم جان لڑکی کا اضافہ ہوا تھا۔

آہیں سسکیاں آیت کا دماغ بری طرح ماؤف کر رہی تھیں۔

تبھی وہاں ایک عورت آئی تھی جو تقریباً چالیس پچاس کے لگ بھگ تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

اپنے ساتھ آئے مرد کو نئی لڑکیوں کا کہا تھا۔

آیت کے ساتھ تین چار اور لڑکیوں کو بھی زبردستی اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

وہ ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا جہاں تین چار مرد اور ان کے سامنے وہی عورت ایک ٹیبل کے گرد بڑے طمراق سے بیٹھی تھی۔

"یہ رات لائی گئی نئی چڑیاں ہیں شامی صاحب۔"

عورت کی آواز پہ وہ جی جان سے چونکی تھی وہیں ابراز اور اسکے ساتھیوں نے مزے آنے والی لڑکیوں کو دیکھا تھا۔

"اس بار کامال تو کافی اچھا آیا ہے گھر سے بھاگی ہوئی ہیں کیا کالج یونیورسٹی سے اٹھائی ہیں؟"

ابر از شامی کے ساتھی کی نگاہیں ان سب پر سے ہوتیں آیت کے بے داغ چہرے پہ آنکی تھیں جہاں ڈائمنڈ نوز اور نیلی آنکھیں اپنا سحر طاری کر رہی تھیں۔  
www.kitabnagri.com

"یہی سمجھو اب کے دیوی مہربان ہو گئی۔"

اس بھدی سی پان چبانے والی عورت کو کراہت سے دیکھتے آیت نے رخ موڑ لیا تھا جبکہ ایک قہر بھری نگاہ ابراز پہ بھی ڈالتا نہیں بھولی تھی وی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہوں پھر کیا ریٹ فکس کیا آپ نے آفندی صاحب سے۔"

ایک سرسری نگاہ ان تینوں لڑکیوں پہ ڈالنے کے بعد وہ بولا تھا۔ آیت کو وہ نادانستہ انگور کر گیا تھا شاید کہ یہ سچویشن اسکلے زیادہ سڈن تھی بانسب آیت کے کیونکہ وہ تو اسی یقین میں تھی کہ اسے یہاں ابراہی لامبے۔

"رات تک مینٹگ رکھی ہے ہم نے دیکھیں کیا نفا ہے گراہک بہت ہیں جو اچھے بولی لگا کے گئے ہیں پر اپنے ریگولر کسٹمرز کی ہم زیادہ عزت کرتے ہیں۔"

اس عورت کی آواز آیت کے حواسوں پہ ہتھوڑے کی مانند لگ رہی تھی۔ ساتھ میں یہ احساس جاگا تھا کہ اب تک وہ ابراز شامی کی حرام کی کمائی کھاتی رہی ہے۔

آیت کی کلاں درنگ ہیں ابراز کی پشت کو جلائے جا رہی تھیں پروہہ احساس سے عاری وہاں بیٹھا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد وہاں مزید چند ایک باتیں کرنے کے ساتھ ہی وہ وہاں سے رخصت ہو گیا تھا جبکہ ایک بھگتتی ہوئی نگاہ بھی اس پر نہیں گئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"اور مزے کی بات بتاؤں انکے پاس نا بہت سے راز ہوتے ہیں اور وہ کسی کو اتنی جلدی اپنا ہراز نہیں بناتے۔۔ ہیں نا انٹر سٹنگ بات کیا سچ میں ایسا ہے؟ تو اسکا مطلب ہے تم مجھے دوست نہیں بناؤ گے؟"

"تو یہ ہے تمہاری گہری سیاہ آنکھوں کا راز۔۔"

آیت اس ہر جانی شخص کیلئے رونا نہیں چاہتی تھی پر اسے اپنے انجام سے زیادہ اس شخص کے رازوں سے آگاہی پہ افسوس ہو رہا تھا۔ وہ انسانوں کو پہچاننے میں ہمیشہ سے کمزور رہی تھی اور اسکی وہی کم فہمی اس موڑ پہ لائی تھی۔

"چلو تم لوگ۔"

ایک آدمی نے انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح کہتے انکی رسی کو کھنچا تھا۔ ان تینوں کے ہاتھ ایک ہی رسی سے جکڑے گئے تھے۔

www.kitabnagri.com

ادھر اس غوفہ سے نکلنے ابراز کے جسم سے جان نکلنے لگی تھی بے اختیار اس نے سہارے کیلئے دیوار کو تھاما۔

یہ کیا ہو گیا تھا وہ جو دوسروں کیلئے قبریں کھود رہا تھا۔ کالپنا وجود اس میں دفن ہونے لگا تھا؟

وہ اسی کا ہی تو وجود تھی جو وہاں سے نکلنے ہی اپنی قدر سے آشنا کروا گئی تھی پر یہ سب؟

نائی کی ناٹ ڈھیلی کیے وہ دیوار کا سہارا لیتے گہری گہری سانسیں بھرنے لگا تھا۔

"آریو آکے شامی صاحب؟"

اسکے ساتھی نے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ بمشکل خود کو مضبوط کر پایا تھا۔

"آ۔۔ ہاں ٹھیک ہوں میں، ہم ملتے ہیں پھر آفندی کی مینٹگ میں تھکن کافی ہو گئی تو میں کچھ دیر ہوٹل میں جا کے ریست کرنا چاہوٹگا۔"

وہ ان سے معذرت کرتا مضطرب سا ہوٹل پہنچا تھا۔

ماتھے سے پسینہ صاف کیے وہ لیپ ٹاپ آن کرتے فوراً سے کچھ کو ڈملا گیا اور اگلے ہی لمحے کچھ مناظر اسکے سامنے چلنے لگے تھے۔

www.kitabnagri.com

افیت کی گہرائیوں میں ڈوبتے ابھرتے ابراز شامی کا دل چاہ رہا تھا وہ دھاکڑیں مار مار کے روئے۔

لاکھ اختلاف سہی پر اس نے اس لڑکی کا کبھی برا نہیں چاہا تھا۔

اس نے پہلی بار اسے جب بلیک پیلس نیچ دینی میں دیکھا تھا تو ہارٹ بیٹ سی مس ہوئی تھی۔



ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

## Posted On Kitab Nagri

دل بری طرح نیلی آنکھوں کے سمندر میں اور اسکے ڈمپل کے بھنور میں الجھا تھا جب اچانک وہ لڑکی موت کی وادیوں کی طرف گامزن نظر آئی تھی۔

ابراز کا دل بھی اسکے ساتھ ڈوبنے لگا تھا وہ باہر آتے اسکے نبض کے تحفے سے اندازہ کر چکا تھا کہ وہ ہوش میں آرہی لیکن پھر بھی اسکی ڈھٹائی کا مظاہرہ ابراز کو حیران کر گیا تھا۔

وہ دانستہ اس پہ جھکتے اسکے لبوں کی زماہٹ کو محسوس کر گیا تھا اور پھر وہ لڑکی ہر روز اسکی زندگی میں طوفان مچانے چلی آتی وہ دانستہ طور پہ خاموشی اختیار کیے ہوئے تھا۔

وہ اپنی زندگی کے بارے میں اتنا پر یقین نہیں تھا جن راہوں پہ وہ چل رہا تھا وہاں کسی اور کی زندگی کا محور بنا کے خود کو کمزور نہیں کر سکتا تھا جب وہ اس کی انفارمیشن سرچ کرنے لگا تھا۔

Kitab Nagri

آیت آفندی، ہیڈ منٹن پلیئر، عمر بائیس سال۔۔۔ آنکھوں کے گلے سے لیکر غرضیکہ کہ وہ اسکے بارے میں ہر بات جان چکا تھا وہ جو پہلے ہی اس سے دور رہتا تھا مزید فاصلے بنانے

پہ مضر نظر آیا تھا لیکن آفندی کی لاڈلی کے ذریعے انہیں زک پہنچانے کا خیال اسکی محبت کی کونپلوں کو ریزہ ریزہ کرتا گیا اور ناچاہتے ہوئے بھی کبھی شعلہ تو کبھی شبنم بنتے وہ اسکے ساتھ ہر رنگ میں رہا۔

## Posted On Kitab Nagri

کرنل خان، حارث، غازیان نے ایک فیملی کے جیسے اسے ہار ہا سمجھایا تھا پر اس پہ تو نفرت کا جنون سوار تھا اور پھر حارث کی موت نے سب کچھ ٹلٹ پلٹ کر کے رکھ دیا۔

وہ محبت نفرت میں الجھا شخص مکمل طور پہ ٹوٹ گیا تھا۔

غازیان کو بھی انتقام لینا تھا، ابراز شامی کو بھی انتقام لینا تھا اور ان جیسا ایک اور شخص بھی تھا جسے آفندیز سے انتقام لینا تھا۔

غازیان قانون کا سہارا لیتے آفندیز کے گھر گھسنا تھا، ابراز شامی انہی کا روپ دھارے وہاں آیا تھا جبکہ وہ تیسرا شخص وہاں سے بھی کئی گنا خطرناک چہرہ لیے آفندی والا میں تھا اور وہ تھا انہوں کے روپ میں سانپ کے جیسے لوگ کا سر کچلنے والا شخص۔

درد کی شدت سے پھنستی رگوں کو وہ نرم ہاتھوں سے سہلانے لگا تھا۔

Kitab Nagri

آیت کی بد قسمتی کہ وہ اغوا کاروں کے ہتھے چڑھ گئی تھی اور ابراز جو اسکے جانے سے خود کو کھوکھلا تصور کرنے لگا تھا اس پہ منکشف ہوا کہ انا کی جنگ میں اس لڑکی کی گود میں ہجر کے آنسوؤں ڈالے وہ بھی سکون حاصل نہیں کر پایا تھا تو وہ اسے منانے کی سعی کرنا چاہتا تھا پر قسمت اسکی سوچوں سے زیادہ تیز ثابت ہوئی تھی۔

میکانگی انداز میں آج اسکے ہاتھ وہ نمبر ملا رہے تھے۔



ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"اس دن یہ نمبر ملانا براز آفندی جب سرینڈر کر دو۔"

دور کہیں ایک جانی پہچانی آواز شانے سے ابھری تھی۔

"پولیس والوں کی نادوستی اچھی ابراز شامی اور نہ ہی دشمنی اسے اووے فرام ہیگز۔"

آوازوں کا شور بڑھ رہا تھا جبکہ تیل مسلسل بج رہی تھی۔

کچھ توقف کے بعد کال اٹھائی گئی تھی۔

"زبے نصیب دشمنوں نے پاؤ کیا ہے؟"

دوسری طرف سے بھرپور طنزیہ انداز اپنایا گیا تھا۔

وہ پیشانی مسلتے کھڑا ہوا۔

"مجھے تم سے ضروری کام ہے کشنر۔"

ابراز کا لہجہ حد درجہ تلخ سا تھا۔

"آپا ہمارے نصیب دشمنوں لیکن کچھ عہد و پیمان ہوئے تھے اگر تمہیں پاؤ ہو کے نہیں۔"



ناول: دشت آرزو..... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ سامنے والی کی گنگناہٹ سے اسکی خوشی کا اندازہ کر سکتا تھا۔

"ابراز شامی کبھی اپنے قول سے مڑا نہیں ہے۔"

وہ مٹھیاں بھینچے زور سے ٹیبل یہ مارتے بولا تھا وہ شیشے کا ٹیبل زیادہ زور نہیں پایا تھا اور ابراز کے جیسے بکھر گیا تھا۔

”اسی بات کی تو خوشی ہے ویسے نمیل کو چوٹ تو نہیں لگی خون تو بالکل نہیں بہا ہو گا بے جان چیز ہے نا۔۔۔ نمیل

تصور کی آنکھ سے وہ ابراز شامی کی پار سے محفوظ ہو رہا تھا۔

"یو باسٹر ڈ۔۔۔"

"نو نو ڈیل سے مکرنا ہے تو مکر سکتے ہو لیکن گالی نہیں ابرا از شامی۔"

دوسری طرف سے تنبیہ کی جا رہی تھی۔

"یہ بتاؤ قانون کے ہاتھ۔۔۔ تھکڑی لے کے کہاں آئی ہے؟"

وہ لوہا گرم دیکھتے مسلسل ضرب لگا رہا تھا۔

ابراہیم نے اسے ایڈریس بتایا تھا۔

"اور اسکے پیچھے کی وجہ یقیناً بہت بڑی ہوگی؟"

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

### Posted On Kitab Nagri

اب کے کمشنر کا انداز بھی انتہائی سنجیدہ تھا تو وہ اپنی زندگی کا پرت کھولنے اس سے آیت کی عزت کیلئے اپنی آزادی کی قیمت چکا گیا تھا۔

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے جبکہ آیت کو دو بارہ سے ابراز شامی کے گھر پہنچا دیا گیا تھا کیوں شاید اس کا اور کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔



"شامی نے سر ہینڈ کر دیا ہے۔"

یہ خبر کسی بلاسٹ کی مانند اسکے ہتھوڑے پہ برس پڑی تھی۔

"واٹ دا ہیل آر یو سیننگ کمشنر تم ہوش میں ہو؟"

غازیان نے مکا بنائے دیوار پہ مارا تھا۔

"میں بالکل ہوش میں ہوں لیکن وہ ہوش میں نہیں تھا تبھی جان داؤ پہ لگا گئی ہے۔"

کمشنر کی بات سننے اس نے سامنے نگاہ کی جہاں ہیزل فریجہ اور کرنل یادو کے گلے لگی بیٹھی تھی۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

## Posted On Kitab Nagri

پیشکش ایسی تھی کہ وہ انہیں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا اعرابراز کے بارے میں بتا کہ وہ مزید انکے حواسوں پہ بوجھ نہیں ڈال سکتا تھا۔

"ویسے بھی ابراز شامی ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا کیس ہیں تو۔۔۔"

"تو آج ابراز شامی تمہارے ڈیپارٹمنٹ کا کیس بن گیا جبکہ سالہا سال سے کرپشن اور معافیہ کی جڑیں مضبوط کرتے لوگ تمہارے قانون سے بالا تر ہیں وہ ایک ہسٹریک کیس ہے یو نو ویری ویل پھر تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟"

غازیان حیرت در حیرت طوفان کی زد میں تھا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری میں اس سے زیادہ کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

انتہائی بے مروتی کا مظاہرہ کرتے کمشنر کال بند کر چکا تھا جبکہ غازیان بھاری دل لیے انکے قریب آ بیٹھا جہاں گزرے ماہ سال کی داستان سنائی جا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

"خان چاچو مجھے انتہائی اہم کام کیلئے شہر سے باہر جانا پڑ رہا ہے آپ کے کیا پلین ہیں آئی مین ڈاکٹر صاحبہ تو پاس ہی بیٹھی ہیں سینک کر لیں تاکہ جلدی ڈسچارج مل سکے۔"

سنجیدگی سے کہتے وہ آخری جملوں میں شرارت بھر گیا تو انکا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا کر رہے ہیں یا اور ہنسنا آکیلے ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ جو کتنے عرصے بعد انہیں یوں ہنستا ہوا حسرت سے دیکھ رہا تھا فریجہ کی بات پہ بد مزہ ہوا۔

مزید چند ایک باتیں کیے وہ ہیزل کو اشارہ کرتے باہر آیا تھا۔

"کچھ پرائیویسی دے دو ان لوگوں کو اپنے اور شوہر کی پرائیویسی کا نہیں اندازہ کم از کم تو۔"

وہ حیرت زدہ سی بغور اس کا زوٹھا پن دیکھ رہی تھی۔

"غازیان میں۔۔"

وہ کچھ بولنا چاہتی تھی جب غازیان نے اس کے لبوں سے لفظ چنے تھے۔

"انتہائی بے شرم انسان ہو تم۔"

وہ اس کے بے باکی کے اس مظاہرے پہ سرخ پڑتے بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

"تھنکیو اتنی تعریف کیلئے۔"

وہ کاٹن بھالا یا تھا جبکہ ہیزل اس کی شرارت میں بھی اس کی پریشانی بھانپ گئی تھی۔

"کیا ہوا ہے غازیان سب ٹھیک ہے نا۔"

وہ بے اختیار اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"جب تم ایسی حرکتیں کرو گی تو کہاں ٹھیک رہنا ہے سب۔"

وہ بے بسی سے بولا تو اسکی بات سمجھتے وہ لال گال ہوئی تھی۔

"اچھا سنو نمائز، کچھ دیر تک آپکی ساس محترمہ آجائیں گی یہاں تو جانے کیا کیا سین ہوں چونکہ میں محروم ہونے والا ہوں اس سب سے تو کانسڈلی ذرا اپ ٹوڈیٹ کرنا مجھے۔"

وہ اسکی طرف سیل فون بڑھائے بولا تو اسکی بات کو سمجھتے وہ اثبات میں سر ہلانے لگی تھی۔

وہ بنا کچھ بولے آگے کی طرف بڑھ گیا تھا پھر کچھ یاد آنے پہ اسکے پاس واپس آیا۔

ہیزل جو حیرت سے اسے یوں واپس آنے کو دیکھ رہی تھی وہ اسکے قریب آتے اسکی پیشانی کا بوسہ لیتے پھر سے اسے حیرت میں مبتلا کیے جا چکا تھا۔

"پاگل"

ہیزل اسکی شرارت کو یاد کرتے مسکائی تھی۔

وہ فریج کے پاس آئی تو وہاں سے ہانہوں کے گھیرے میں لیے آفندیز کے متعلق جاننے لگی تھیں۔

ان دونوں کو دیکھتے یاور کے دل میں ایک پھانس سی چچی تھی کہیں نا کہیں فریج کے ذریعے وہ بھی تو آفندیز کو زک پہنچانا چاہتے تھے شاید اسی بات پہ ان سے خدا کی طرف سے کڑی آزمائش لی گئی تھی جو وہ حاصل کر کے بھی اتنے سال محروم رہے تھے۔



## Posted On Kitab Nagri

زرب اور مسسز خان کی آمد پہ کھٹنے والے یہ نئے عقد انہیں مزید شرمندہ کرنے لگے تھے کتنا برا بھلا کہا تھا انہوں نے ہیزل کو اور وہ؟

کرتل یاور نے انکا لہجہ انداز دیکھا تو ہیزل کو انکے پاس جانے کا کہا تھا آگاہ جو تھے انکے خیالات سے۔

"مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا یہ سب یوں۔"

مسسز خان شرمندہ شرمندہ سی کرتل یاور کو وضاحت دینے لگی تھیں پر فریجہ انکے گلے آگلی تو وہ کچھ ہلکی پڑی تھیں۔

ہیزل کے قریب آتے بے اختیار آگے بڑھتے اسکا ماتھا چوما۔

"صحیح کہتے ہیں سیانے جوڑے تو آسمانوں پہ بنتے ہیں۔"

مسسز خان کے بعد زرب بھی اسے گلے لگا رہی تھیں۔

وہ ہاسپٹل جہاں کئی بار آفریدی خاندان نے موت کی خبر پائی تھی آج وہاں خوشیوں نوید جاگی تھی جب ہیزل سیل پہ ہوتی ہپ پہ ایک طرف ہوئی تھی۔

"ہیلو پارٹنر سناؤ کیا ہو رہا ہے ساس سے کوئی بات بنی؟"

بھرپور شرارتی انداز پہ وہ موبائل کان سے ہٹائے اسے گھونے لگی تھی جیسے وہ سامنے ہی آمو جو ہو۔

"ریجکٹڈ لسٹ میں ڈالا ہے۔"

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

### Posted On Kitab Nagri

وہ مسکنیت طاری کیے بولی تو غازیان کا دل دھڑکا تھا تو کیا ابھی بھی اسکی محبت کا امتحان ختم نہیں ہوا تھا؟  
بنا کچھ بولے اس نے کال بند کر دی۔ ہیزل کے چہرے پہ انہونی سی چمک تھی اس نے کچھ سوچتے ایک مسیج ہائپ  
کیا تھا اور سینڈ کرتے ساتھ ہی موبائل آف کر دیا۔  
وہ جو پر مژدہ سائیونٹ کی جانب بڑھ رہا تھا موبائل بپ پہ اس پہ متوجہ ہوا تھا۔



محبت تو بس "محبت" ہے ناں،  
"م" سے میں ہوں، "ح" سے ہماری ہے،  
"ب" سے بے حد ہے، "ت" سے تم ہو،  
یہ مجھ سے شروع ہو کے  
تم پہ ختم ہے  
بس یہ محبت ہے  
اور محبت کڑے امتحان لے بھی فتح یاب کرتی ہے۔"

ایک مختصر تحریر اس نے کئی بار پڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہیزل کا مسیج اس میں نئی جان پھونک گیا تھا۔

خوشی اتنی تھی کہ ہاتھوں میں کپکا ہٹ سی طاری ہوئی تھی۔

اس نے کال بیک کیا تو موہاگل آف آرہا تھا غازیان سر پہ ہاتھ پھیرے اس سے بات میں بیٹھنے کا سوچنے لگا تھا۔



"تم یہاں کیوں آئے ہو، ایک غنڈے موالی سے ملنے تم آؤ گے تو یقیناً مشکوک کہلائے جاؤ گے۔"

جیل کی دوسری طرف موجود ابراہان نے بنا تمہید باندھے اسے سنائی تھی۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

## Posted On Kitab Nagri

"میں انہیں قانون کے سہارے نہیں چھوڑ سکتا، مجرم تو تم دونوں بھی ہو۔ وردی کی غلامی چھوڑو اور ابراز شامی کا ہاتھ تھام لو۔"

ابراز نے سیاہ آنکھوں کا محور ان دونوں کو بنایا تھا۔

"دیکھ شام کسی اور کا نہیں تو اپنی ماں کا تو سوچ ہی لے۔۔۔"

"مسسر ابراز بھی ہیں ابراز شامی۔"

کشنر نے جیب میں ہاتھ گھسائے ظفر یہ نظروں کا محور اسے بنایا تھا۔

"تم کس کی باتوں میں آرہے ہو غازیان آفریدی اگر میجر حارث نے کبھی اس پہ یقین نہیں کیا تھا تو تمہیں بھی یہ غلطی نہیں کرنی چاہیے۔"

ابراز کی بات پہ غازیان کا جوش دھیماپڑا تھا جبکہ حارث کے نام پہ کشنر کی آنکھیں لال ہوئی تھیں۔ اس کا بہترین دوست جو تھا آفندیر کا یہ قرض بھی اس پہ ادھار تھا۔

www.kitabnagri.com

"مقاصد کا حصول ایک تو منزل اپنانے کیلئے یونہی کیوں نہیں۔"

اسکی آنکھیں کسی سوچ سے چمکی تھیں۔

"کیا مطلب۔"

غازیان چوٹکا تھا۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

### Posted On Kitab Nagri

"سنگ کو ہی پتھر رہنے دو ابراز شامی، تم انسان ہو لا کھو دعویٰ کر لو کہ تم نہیں ٹوٹ سکتے تم پھر بھی ٹوٹ جاؤ گے۔"

وہ اسے گھور رہا تھا۔

"میرے خیال سے ملاقات کا اتنا وقت کافی ہے کیوں مسٹر ابراز کیا آپ مسٹر غازیان سے مزید میٹنگ جاری رکھنا چاہیں گے؟"

کشنر کی آمد پہ ابراز نے دوسری طرف منہ کر لیا تھا جبکہ غازیان، ابراز کو تو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا پر کشنر پہ چیل کی طرح جھپٹا تھا۔

"کالو باہر اسے ابھی کے ابھی آئی سیڈرائٹ ناؤ۔"

اس نے بڑی فرصت سے اپنا کالر غازیان کے ہاتھ سے چھڑایا تھا۔

"آفندیز کا وعدہ معاف گواہ بن جائے شاید کہ مدت جیل میں کمی آجائے۔"

www.kitabnagri.com

کشنر نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا۔ ابراز نے گہری سانس بھرتے جیل کی دیوار سے پشت لگالی۔

"یہ بنے گا وعدہ معاف گواہ شامی بول۔"

غازیان بچ کی راہ نکلتے دیکھ ایکسائینڈ ہوا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"میرا مدعا بھی آفندیز کی تباہی ہی ہے غازیان صبح کہتا ہے کہ انکے ہاتھ اتنے لمبے ہیں کہ وہ آرام سے قانون کے شکنجے سے آزاد ہو جائیں گے۔"

اس وقت قانون ہی قانون کے خلاف تھا۔

غازیان اور ابراہاز کی آنکھیں ایک سوچ پہ آکے چمکی تھیں۔

"مجھے کرٹل خان سے ملنا۔"

کمشنر نے براہ راست غازیان سے مخاطب تھا۔

"بشرط یہ کہ تم اسے اپنی اس پرائیوٹ جیل سے شامی کو رہائی دو گے۔"

دوستی تو دوستی ہوتی ہے کیا غنڈہ موالی کل تک جو اس سے رو بھی محبوبہ کے جیسے ریکٹ کرتا تھا آج اسی کی رہائی پہ مضر آیا۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"مدعا نفرتوں کی گہرائی جانتا تھا ورنہ ایف آئی آر کٹ بھی سکتی تھی۔"

ابراہاز کو جیل سے نکالنے کے لئے کمشنر نے طنز کیا تھا۔

"آیت کہاں ہے؟"

قید میں جن لبوں پہ اس نام کے قفل پڑے تھے اب کھلنے لگے تھے۔



ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

### Posted On Kitab Nagri

"تم نے شاید زندگی میں پہلی نیکی کی ابراز شامی اس گروہ کو پکڑوا کے اسی اجر میں تمہاری امانت کو تمہاری ماں تک پہنچا دیا ہے۔"

اب وہ اسکے ہاتھوں کو آزاد کر رہا تھا۔

غازیان اسکے گلے لگا تھا۔

"تیری موت مجھے اس کمشنر کے ہاتھوں منظور نہیں سالے حرام خور ہوتے ہیں، تیرے صاف خون پہ فون کا ہاتھ چلے گا۔"

غازیان نے اسکی پشت پہ ہاتھ پھیرتے کہا تھا۔

ابراز کے لبوں پہ خفیف سی مسکراہٹ تھی۔

**Kitab Nagri**  
www.kitabnagri.com

"آفندیز کیلئے پہلا دھچکا کیا ہونا چاہیے؟"

غازیان نے پرسوج ٹکا ہوں سے کمشنر کو دیکھا تھا۔

"وہیں جنہیں تم ہسپتال میں چھوڑ آئے ہو آفندیز کا مکافات عمل۔"

کمشنر اس جیل سے ہٹے باہر نکلا تھا جہاں اسکی آرام گاہ بھی تھی۔ ابراز اور غازیان اسکے پیچھے تھے۔

"کون؟"

ابرازا علم تھا لیکن کمشنر کی آگاہی نے غازیان کو ضرور چوڑکا یا تھا۔

"فریحہ آفندی یازینب آفریدی؟"

کمشنر کی مبہم گفتگو سے ابراز کے کان کھڑے ہوئے لیکن غازیان کا ریکشن بالکل نارمل تھا۔

آفریدی خاندان کی واحد داستان تھی زینب جس سے وہ آگاہ تھا پر جس فریحہ آفندی سے وہ آگاہ تھا اگر اس کا ذکر کمشنر کے لبوں پہ تھا تو ابراز کیلئے اس داستان کو جاننا ضروری ہوا تھا کیونکہ بات اسکی آئی کی تھی جو دنیا کے سامنے مر کے کشمیر کی وادیوں میں ایک گمنام زندگی گزار رہی تھیں۔

غازیان نے ابراز کے تاثرات دیکھتے داستان کرمل خان اور فریحہ اسے سنائی تو وہ شاک رہ گیا۔

کیا یہ بد قسمتی نہیں تھی کہ وہ ان دونوں کی داستان سے آگاہ تھا پر کبھی یہ سمجھنے کی ضرورت کیوں نہیں آئی کہ وہ وہ انسانوں کی ایک ہی داستان تھی جنہیں آرزوؤں نے ہجر کے دشت میں سالوں جلا یا تھا۔

بہت کچھ پلان کیے وہ ایک بار پھر منظر سے غائب ہوا تھا۔

کمشنر کے دماغ کے تانے بانے ابھی آفندی کی چو کھٹ پہ نکر رہے تھے۔

وہ کرسی کی پشت ٹکائے ان مناظر میں کھویا جو بچپن سے ہر لمحہ اسکے ساتھ تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"تایا ابو میری زندگی کا واحد سہارا شاہ ویز ہی ہے کیونکہ آمنہ اب کبھی ماں نہیں بن سکتی۔"

بلال آفندی اپنے تایا کے سامنے مجرموں کے جیسے بیٹھے تھے انکا جرم یہی تھا کہ انہوں نے اپنی ساری پر اپرٹی شاہ ویز اور آمنہ کے نام کر دی تھی۔

"لائف انشورنس تو کروائی ہی ہو گی تم نے اپنی بیوی اور اس گھر کی؟"

تایا کی بات بلال بری طرح چونکے تھے۔

"تایا جی کروائی تھی پر۔"

بلال ابھی مزید کچھ بولنا چاہتے تھے جب آفندی صاحب کے حکم پہ انکے خاص ملازم حاضر ہوئے تھے۔

کچھ ہی لمحوں کی بات تھی جب وہ گھر زندہ انسانوں سمیت نظر آتش کر دیا گیا تھا دیکھنے والی ہر آنکھ اس دسوز واقعہ پہ نم سی تھی پر وہاں ایک ایسا انسان بھی تھا جسکی آنکھوں نے آگ سے پہلے کے منظر کو مقید کیا تھا جہاں اسکے ماں باپ کی گردنیں دبائے انہیں وقت سے پہلے موت کا پروانہ تھما دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"شاہ ویز۔۔"

مسسز خاقان نے اپنے بھائی کی واحد نشانی کو دیکھا جو لان کے ایک حصے میں دبکا بیٹھا تھا۔

چونکہ تو آفندی صاحب بھی تھے پر قدرت کے اس ستم پہ کڑھ کے رہ گئے انہیں لگا تھا کہ اس خاندان کے ساتھ وہ مر مرا گیا ہو گا لیکن نہیں وہ زندہ تھا۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

### Posted On Kitab Nagri

وقتی مصلحتوں پہ خاموش رہتے وہ اسے بچے کا کام تمام کرنے کا سوچتے رہے تھے پروقت تھا کہ ریت کے زروں کی طرح انکے ہاتھ سے پھسلتا رہا اور ایک دن وہ تنہا اور درخت بن گیا تھا۔

پر آفندیز نہیں جانتے تھے کہ ان کے کرم سانپ کو دودھ پلا کے بھی کم نہیں ہونے والے تھے وہ ہر رات انگاروں پہ لوٹتا تھا جب وہ سی۔ ایس۔ ایس کا امتحان پاس کیے کمشنر کی پوسٹ پہ فائز ہوا تو آفندیز کو جرائم کی دنیا میں اپنے ہاتھ مضبوط ہوتے دکھائی دیے تھے اور تاش کے اس پرت کو صبح وقت پہ استعمال کرنے کو وہ خاموش تھے اس حقیقت سے انجان کے اکیلے بھی وہ شطرنج کے وہ مہرے تھے جنکی مات لازمی ہو چکی تھی۔

لیکن حادثے نے کبھی اس پہ اعتماد نہیں کیا تھا۔

دو مختلف یونیفارم میں ملبوس قانون کے دونوں رکھوالے ایک ساتھ پڑھے تھے لیکن آفندیز سے بنا تعلق حادث کو اس سے دور کر گیا تھا۔

پر وہ کبھی کسی کو بتا ہی نہیں پایا تھا کہ اسکی حقیقتیں کیا ہیں۔

.....kitabnagri.....

فریجہ کی کال پہ وہ گم صم سی بیٹھی تھیں جب انکی نگاہ آیت پہ پڑی جو اس سے بیٹھی کڑنگ کر رہی تھی۔

ابراز کو کس بات کا ڈر تھا جو وہ آیت کی اتنی بڑی سچائی ان سے چھپا گیا تھا۔

"آیت ادھر آؤ بیٹا۔"

زرتاشہ کی پکار پہ وہ پھکی مسکراہٹ لیے انکے پاس آ بیٹھی تھی۔

"کچھ پریشان ہو بیٹا گھر گئی تھی نامل آئی سب سے۔"

زرتاشہ نے پیار سے اسکے بالوں کو سہلایا تھا۔

"ہنر وہ مصروفیت کی وجہ سے جابی نہیں پائی تھی شام نے پھر سے یہاں کی ٹکٹ کروادی کہ ماما۔۔۔۔۔"

جھوٹ بولنے کی تدبیر کرتی آیت کا گلہ رندہ گیا تھا۔

"میں سچ جانتی ہو بیٹا اسلئے میں وہ جاننا چاہتی ہوں جو حقیقت ہے مجھے اس سے قطعاً فرق نہیں پڑتا کہ تمہارا آفندی

خاندان سے کیا تعلق ہے پر مجھے تمہارے اور براز کے خفیہ شادی کے فیصلے پہ بہت حد تک اعتراض ہے، کیا یہی

اچھا ہو جو ان حقیقتوں سے پردہ اٹھ جائے؟"

www.kitabnagri.com

زرتاشہ کے نرم ہاتھ اسکے رخساروں پہ رکھے نیلے کانچ کے چشمے کا راز جاننا چاہتی تھیں جو کہ جاڑے کی سرو سے جم

گیا تھا۔

"میں۔۔۔"

"آیت۔۔۔"

### Posted On Kitab Nagri

وہ جو ایک لفظ پہ ضبط کھونے لگی تھی زرتاشہ کا سہارا ملتے ہی بکھری تھی وہ اسکی ذات کو سمیٹتے سمیٹے بہت سے رازوں سے آگاہ ہو گئی تھیں جن میں دردناک پہلو یہی تھا کہ ابراہیم آج بھی الٹی کنگا میں بہہ رہا ہے۔

سو درد بانٹے وہ دل کا بوجھ ہلکا کیے سونے کیلئے لیٹی ہی تھی جب کوئی اسکے برابر میں لیٹتے اسے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔

شاید وہ آیت کا ایوژن تھا اس نے آنکھیں جھپکائیں تو براہِ زنی جھکتے ہوئے اسکے ماتھے پہ اپنی موجودگی کا احساس بخشا تھا۔



"کیسی ہو؟ مجھے مس تو نہیں کیا تھا؟"

آیت سیدھی لیٹی آنکھوں کے زاویے کو ٹیڑھا کیے ابھی بھی حیران سی اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ کروٹ کے بل لیٹا اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔  
www.kitabnagri.com

وہ آگیا تھا کیونکہ اسکا ٹھکانہ یہی تھا لیکن آیت کو اس نے ہر جگہ ہی بے مول کیا تھا جتنا کچھ وہ دیکھ کے آئی تھی ایک ناقابل فہم واقعہ تھا۔



Posted On Kitab Nagri

ابراز کے جانے کے کچھ ہی گھنٹوں کے بعد وہاں پولیس کاریٹ پڑنا وہاں ہوئی خون ریزی، شاہ ویز کا اسے سینے سے لگانے کے بعد پھر سے ابراز کے گھر لوٹ جانے کا حکم آخر کیا کنکشن تھا کہ شاہ ویز نے اتنے بڑے مجرم کو یوں کھلا جھوڑا تھا جو وہ دند ناسا ہوا یہاں آپہنچا تھا اور پھر وہاں موجود ہر ایک کی زبان پہ آفندی کا ذکر اسے ڈپریشن میں مبتلا کر گیا تھا۔

ابراز نے نیلگوں سمندر میں موجزن ہونے والے طوفان کے اثرات دیکھتے اس پہ مکمل چھائے شدت سے ان آنکھوں کو چوما تھا۔ آیت کا سکتہ ٹوٹا تھا وہ اس کے سینے پہ کئے برسائے اس کے وجود کو اپنے نوکیلے پنجوں سے زخمی کرنے لگی تھی۔



"کیوں آئے ہو یہاں مار دیا تم نے آیت کو ختم کر دیا، اس کے پیار کو، بھروسے کی اتنی بڑی قیمت کہ مجھے اپنے وجود سے نفرت ہو چلی ہے ابراز شامی۔"

آج پہلی بار لبوں پہ اس کا نام در آیا تو ابراز نے قربان ہوتے ان لبوں کو بوسہ دیا۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

### Posted On Kitab Nagri

"بلکل ٹیپکل وائف لگ رہی ہو جو شوہر کے گھر لیٹ آنے پہ ناراض سی گھومتی ہے ہائے داوے بتایا ہی نہیں کہ کتنا مس کیا مجھے؟"

وہ اسکی مانگ میں شہادت کی انگلی پھیرتے ان میں ستارے بھرنے کا خواہ تھا تبھی دہکتے لیوں سے انہیں ہمکنار کیا تھا۔ آیت کا احتجاج شاید کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔

"مجھے یہ والی گندی آیت بلکل نہیں چاہیے مجھے اپنے مسٹر سائلنٹ کی دیوانی آیت چاہیے۔"

اسکے ہر احتجاج کو مکمل نظر انداز کیے وہ انوکھی فرمائش جڑ گیا تھا۔

"مار دیا تم نے اس آیت کو یہاں صرف کھوکھلا وجود باقی ہے۔"

اسکی سیاہ آنکھوں میں پہلی بار ابھرتی پر رونق رونق کو دیکھ کے گویا اب کے بہاروں کو الوداع کہنے کا مڑگان سنایا تھا۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"میں سب ٹھیک کر دوں گا، پھر سے محبت کرنا بھی سکھا دوں گا۔"

وہ عالمی ڈھنائی کا مظاہرہ کیے اسکے گرد اپنے بازو پھیلاتے بولا تھا۔

### Posted On Kitab Nagri

آیت کتنی دیر اسکی پناہوں سے ٹکنے کو جدوجہد کرتی رہی لیکن وہ اسے خود میں سمجھنے اپنے وجود میں زم کر لینا چاہتا تھا پر ایسا ممکن نہیں تھا کہ کوئی وجود سمیت آپکی ذات میں گم ہو جائے پر ابراز کو تو اسے خود میں محفوظ کرنے کی چاہت ہوئی تھی وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس لڑکی سے دیوانگی کی حد تک محبت کرنے لگا ہے۔

رات ڈھلے ابراز کی وعدے و وعید، زندگی بھر کے ساتھ اور تحفظ کی قسمیں آیت کے دل میں ہوئی خلش کو نہیں ہٹا پارہے تھے پر عالم بے بسی یہی تھا کہ وہ اسکی مسکور کن سرگوشیوں پہ اسی کے سینے میں سر دیے تمام رات روتی رہی تھی۔

ان دونوں نے ہی وہ رات آنکھوں میں کاٹی تھی۔

اس قصے میں ابراز اتنا بھی غلط نہ تھا کسی ناکسی کو تو آفندیز کے کرموں کی سزا دینی تھی پر اسکی نیت یہ کون جارہا تھا سب کو اسکا راستہ غلط لگ رہا تھا جیسے آیت کو بھی۔

کچھ دیر کی صحویتیں انہیں آزادی کی نعمت سے آشنا کر دیا چکی تھیں آیت کا دم گھٹنے لگا تھا یہ سوچ سوچ کہ وہ اور اس جیسی لڑکیاں اسکے باپ دادا کی وجہ سے ان حالوں میں تھیں جبکہ ابراز کو یہ چیز سکون نہ لینے دیتی اگر وہ تائب نہیں ہوا تو اسے آفندیز کی نفرت و حسنی بنادے گی اور وہ پھر وہ اپنی زندگی کی آخری دو انمول لوگ بھی کھو دے گا۔ سورج کی کرنوں ساتھ ہی دروازہ بجا تو وہ اسکے الگ ہونے لگی پر ابراز کا ایسا کوئی موڈ نہیں تھا۔

"باہر زرتاشہ مہا ہیں۔"

## Posted On Kitab Nagri

وہ بھاری سو بے ہیپوٹوں سے اسے وہ بات بتانے لگی جو وہ پہلے سے جانتا تھا۔

"پتا ہے مجھے اس حال میں دیکھیں گی تو کیا سوچیں گی وہ۔"

ابرازا کے روم میں تھا یہ بات ماں کو پتا لگتا تو شرمندگی تھی۔

"کیوں اپنی ماں سے بھی یہ ستم چھپانا چاہتے ہو جبکہ وہ ہر بات سے آگاہ ہو چکی ہیں۔"

اسے ورطہ حیرت میں ڈالے وہ اپنا آپ چھڑاتی دروازے پہ آئی تھی جب ابراز بھی جلدی سے اسے روکنے آیا تھا پر اس سے پہلے ہی وہ دروازہ وا کر گئی۔

زرتاشہ نے آیت کی سوچی آنکھیں اور گریہ زاری سے سرخ پرتا چہرہ دیکھا تو وجہ جانی چاہی پر سامنے موجود وجہ پہ نگاہ پڑتے وہ تیزی سے اسکے قریب آئی تھیں اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتا زرتاشہ نے ایک ساتھ کئی تھپڑوں سے اسکے خوابیدہ رخساروں کو سرخ کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

ظاہری بات تھی اگر اسکی ماں سب جان گئی تھی تو یہ درگت یقینی تھی۔

"نکو تم یہاں سے، مرگئی تمہاری ماں اور بیوہ ہو گئی تمہاری بیوی۔"

وہ اسے بازو سے پکڑے دھکیلنے لگی تھیں جبکہ آیت ہزار ناراٹنگی کے باوجود انکے الفاظ پہ دہل گئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"مام پلیز ایسا مت کہیں۔"

واحد ماں کا وجود تھا جو اسے پینتیس سال تک جینے کی امنگ دیے ہوئے تھا جب لوگ اس سے باپ کی نسبت معلوم کرتے تھے تو کتنا اذیت میں نہیں رہا تھا وہ۔

"ماں کو نسی ماں یہ ماں کی لاج رکھی تم نے کہ آج گینگسٹر ز کے ساتھ مل کے بیوی کو سمگلنگ کیلئے پیش کر دیا کیا فرق رہ گیا تم میں اور آفندیز میں ہاں بتاؤ یہی تربیت ملی ہے تمہیں، بدلہ بدلہ کس بات کا بدلہ میں نے اپنے مجرموں کو معاف کر دیا فریجہ نے بھی معاف کر دیا اور پھر کس بات کے پیچھے پڑے ہو آخر تم چھوڑ دو انکی جان نکل آؤ انکی زندگی سے بدلے کے ہی خاطر تم نے اسکی زندگی برباد کی ہے نا ابھی کے ابھی ڈائوئرس دو گے تم اسے تمہاری نفرتوں کا پل یہی لڑکی باندھے گی۔"

Kitab Nagri

زرتاشہ بولنے پہ آئیں تو بنار کے اسے سناتی گئیں وہ جو مجرموں کی طرح مہر جھکائے کھڑا تھا انکی آخری بات ترپتے ہوئے انہیں دیکھا تھا۔

"مام پلیز یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟"

ابراہیم کا دل بیٹھا جا رہا تھا آج اسکی ماں ہٹلر کے عہدے پہ فائز نظر آرہی تھیں۔

"یہی آخری فیصلہ ہے میرا تو پھر ظرف بڑا کر لو نہیں تو آفندیہ کا آخری پیپر بھی کھو کر دو۔"

زرتاشہ کی بات پہ وہ بے بس سا نہیں دیکھنے لگا تھا اب انہیں کیا بتانا کہ ابھی تو ان تینوں کا گلہ جوڑنا تھا آفندیہ کے خلاف اور اتنی جلدی سرینڈر کیسے کر دیتا لیکن وہ آیت سے بھی دستبردار نہیں ہو سکتا تھا تبھی ماں کے ہاتھ تھامنے کو آگے بڑھا تھا زرتاشہ اسکا ہاتھ جھٹکتے کب سے بت بنی آیت کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکلی تھیں۔ وہ گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھتے اپنا سب کچھ لٹا کے بیٹھا مسافر بنا ہوا تھا۔

نفرتوں کے اس دشت میں بھٹکتے ابراز شامی کے حصے میں مسلسل خسارے ہی آرہے تھے لیکن پابند سلاسل پابند نفرتوں کا مرید بنا ہوا تھا پر آج آیت سے علیحدگی کی بات اسکا دل چھلنی کر گئی تھی۔ وہ تو اس دن بھی اسے اس امید پہ انیر پورٹ تک لے کے گیا تھا کہ شاید وہ نرم پڑ جائے وہ بکھر اس بیٹھا تھا جب اسکا سیل بج اٹھا تھا۔

کافرس کال پہ بیٹھے شاہ ویز اور غازیان اسے آگے کا پلان سمجھانے لگے تھے وہ ان سے معذرت کرتا بیڈ پہ ورازا ہوا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

خود احتسابی کا یہ عمل بہت تکلیف دہ تھا۔ ہر وہیل جب فریجہ اور زرتاشہ کو ایک دوسرے سے منہ چھپائے روتا دیکھتا تھا آفندیز سے انتقام الاؤ مزید دیکھتا تھا فریجہ اسکی سگی پھپھو تھی لیکن ہمیشہ ہی اسے آفندیز کے خلاف نفرت کے پاٹ پڑھائے اور انہیں کا آج تناور درخت نہ فریجہ قبول کر پارہی تھی نہائی زرتاشہ اور نہ اسکی عزیز من آیت ابراہاشمی۔



وہ کمرے میں بیٹھا سکون سے میوزک سن رہا تھا جب امل طوفان کی مانند اسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔



"کیا سمجھتے ہو تم خود کو بہت اعلیٰ ظرف ہو کہیں کے سچے عاشق ہو؟ اس افسانوی دنیا سے نکل آؤ شاہدیز آفندی اور اپنی زندگی کا آغاز بہتر طریقے سے کرو یہ کبھی سوچنا بھی مت کہ امل آفندی اب کوئی نیا تجربہ کرے گی بھی۔"

شاہدیز نے ڈائریکٹلی خاقان صاحب سے امل اور اپنے رشتے کی بات کی تھی کیونکہ جانتا تھا کہ اسکی پھوپھو نے کبھی زبان نہیں کھلی جبکہ اس اجاز اور ویران زندگی شاہدیز کیلئے تکلیف دہ تھی اور ایک ہی گھر میں رہتے پارہا سا منا ہوا تھا ایسے میں وہ اپنے احساسات پہ۔ ضبط نہیں باندھ سکتا تھا۔

"دادا جان نے ہماری ڈیٹ فکس کر دی ہے اب یہ احتجاج بے معنی سا ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

شاہویز نے تسلی سے کہتے اس کے سر پہ بم بلاسٹ کیا۔

"اوکے دین میں آیت کی طرح شادی والے دن ہی گھر سے بھاگ جاؤ گی۔"

امل کی دھمکی پہ وہ ٹھنڈی سانس بھرتے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اسکے پاس آیا تھا۔

"دیکھو امل یہ بچوں والی ضد چھوڑو آئی پر اس تم جتنا چاہو وقت لے لینا مگر مجھے اس گٹ سے نکلنا ہے کہ میں کرسی کا ترجمان ہوتے ہوئے بھی تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا۔"

"احسان نہیں چاہئے تمہارا۔"

وہ دھاڑی تھی۔

"محبت تو چاہیئے نا دوسری صورت میں میرے پاس یہی راستہ ہے کہ میں آیت کو اغوا کرتے بدلے کی خاطر اس سے نکاح کر لوں اور وہی سب کچھ کروں جو عمیس نے تمہارے ساتھ کیا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں وہ اس وقت کہاں ہے۔"

www.kitabnagri.com

شاہویز نے سیدھے طریقے سے گھی میں انگلی میڑھی کی تھی۔

"شاہویز تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔"

"میں ایسا ہی کرونگا امل آفندی کیونکہ میری رگوں میں بھی اسی خاندان کا خون دوڑ رہا ہے آگے تمہاری مرضی۔"

وہ بے رحمی سے کہتے دوبارہ سے اپنی نشست پہ جا کے بیٹھا تھا۔

### Posted On Kitab Nagri

اٹل اپنی ذات کی بے قدری کے اس موڑ پہ تھی جہاں احساس کمتری اور عزت کے کھونے کا مان اسے دوبارہ کسی پہ بھروسہ نہیں کرنے دے رہا تھا لیکن نفرت کی داستان میں جس بہن کیلئے سب کچھ ہار تھا اب اسکی عزت داؤ پہ نہیں لگا سکتی تھی اس نے سر جھکا یا تھا۔

سکندر آفندی اور تابندہ انکے نکاح میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ نکاح انتہائی سادگی سے ہوا تھا اور وہ شاہویز کے روم میں شفٹ ہو گئی تھی۔

مسسز خاقان آفندی اور خاقان آفندی بیٹی کا گھر دوبارہ بسنے پہ بے انتہا خوش تھے۔ شاہویز نے اسکے بارے میں سب کچھ جاننے کے بعد ہی اسے اپنا یا تھا یہ کم کی نعمت نہ تھی۔

اوت مصیبتوں میں خدا کو یاد کرنے والا اور حاصل ہوتے ہی خدا کو بھول جانے والے لوگ پھر سے اپنی دنیا میں گم ہونے لگے تھے۔

شاہویز کمرے میں آیا تو وہ اسے صوفے پہ بیٹھی لی۔ وی دیکھتی نظر آئی تھی۔ جس طرح انکی شادی نارمل نہیں تھی ایسے ہی شاہویز کو اس سے امیدیں بھی نہیں تھیں۔  
www.kitabnagri.com

یہ ہم جو جرم میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں

کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں

وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے

کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

نظر لگے نہ کہیں اس کے دست و بازو کو

یہ لوگ کیوں مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں

ترے جواہر طرف کلہ کو کیا دیکھیں

ہم اوج طالع لعل و گہر کو دیکھتے ہیں

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

ایک اداسے کہتے وہ اسکے برابر بیٹھا تھا جب امل نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"تم اپنے عہد سے مکر رہے ہو۔"

وہ کھڑی ہوئی تھی تو شاہوین بھی اسکے برابر میں کھڑا ہوا۔

### Posted On Kitab Nagri

"بلکل بھی نہیں یہ افواہ ہمارے دشمنوں نے آپ تک پہنچائی ہے بھائی ہم نے ازدواجی زندگی کی شروعات آپ کی اجازت سے کرنے کا کہا تھا اور ابھی تو اجازت کیلئے منہ نہیں کھولا کہ محترمہ پھول کے غبارہ ہوئی ہیں۔" شاہویز نے انتہائی دوستانہ ماحول اپنایا تو وہ اسے شک بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی تھی۔

"آئی سویرا میں نے یہ جو کچھ کیا گھر کا ماحول بہتر کرنے اور اپنے دل کے سکون کیلئے کیا ہے ب، میرے لیے جسم معنی رکھتا تو بازار میں حسن بہت ہے صرف ٹکوں میں ہی لیکن میں چاہتا ہوں تم ہر رشتے سے مقدم ہمارا رشتہ اول مقدم رکھو ہم بہترین دوست بن کے رہ سکتے ہیں ہمیشہ کی طرح ہمیشہ کیلئے میں کچھ بھی تم سے ڈیمانڈ نہیں کرنے والا ہوں آئی سویرا۔"

وہ اسے شانوں سے پکڑتے اپنے سامنے کیے بولا تھا اٹل کی آنکھوں میں ابھی بھی بے اعتباری کا موسم اتر رہا تھا وہ اعتبار کرنا چاہتی تھی شاہویز پہ کیونکہ وہ اس کا بچپن کا دوست تھا۔

شاہویز کیلئے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس کے پہلو میں اس کے نام سے منسوب ٹیشر ہے۔ دونوں نے ہی اپنی حد و متعین کی تھیں بیڈ کی پارٹیشننگ کرتے تکیوں کو باؤنڈری لائن بنائی گئی تھی جبکہ روم کا حصہ بھی بانٹ کیا گیا تھا حتیٰ کہ واش روم کی ٹائینگ سے لے کے ڈراموں اور نیوز کی بھی ٹائینگ متعین کر دی گئی تھیں۔

شاہویز ایک محرم بن کے دوستی کے ذریعے مرد ذات اور رشتوں پہ اس کا اعتبار واپس لانا چاہتا تھا اس نے ایک مطمئن نگاہ اس پہ ڈالی جو اپنی سائیڈ کالیپ جلا کے سوری تھی جبکہ شاہویز کی سائیڈ کالیپ بند تھا۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

آج اسے پتا چلا تھا کہ زندگی میں کیسے کیسے سمجھوتے کرنے پڑتے ایک محبت کی چاہ میں۔

جاری ہے



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com